سوال

ان پڑھ کا فتوی دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا خدا کی عبادت افضل ہے یا مخلوق کی خدمت؟

ایک آدمی تمام گاؤں کے اہل اسلام کو جوکہ نماز، روزہ، جمعہ اور جماعت کرنے والے ہیں۔ منافق اور کافر کہتا ہے۔ لیکن مردمذکور ہے بھی امی ایسے شخص کے متعلق شرع محمدی اور آیت وحدیث کا کیا ارشارہ ہے؟ ازراہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ شریف باب حفظ اللسان والغیبت والشتم فصل اول ص 403 میں بخاری کی حدیث ہے۔

«عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک»

''یعنی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی شخص کی طرف فسق اور کفر کی نسبت نہیں کرتا مگر وہ فسق اور کفر اس نسبت کرنے والے پر عائد ہوتا ہے جبکہ اس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کو ناحق فاسق، کافر، منافق کہے۔ وہ خود فاسق، کافر، منافق ہوجاتا ہے۔ پس اس مردمذکور کو اپنی فکر کرنی چاہیے۔ کیونکہ جن کو وہ کافر کہتا ہے اگر وہ کافر نہیں ہیں۔ تو اس حدیث کی رو سے یہ خود کافر ہے نیز امی کا حق فتوی کا نہیں۔ تو ایسی حالت میں جس پر اس نے فتوی لگایا ہے وہ کافر ہو یا نہ ہو۔ فتوی لگانے والا خود کافر ہوجائے گا۔

مشکوۃ میں حدیث ہے:

''جو شخص قرآن میں اپنی رائے میں دخل دے وہ خواہ درست کہے پھر بھی وہ دخل دینے والا ہے۔'' (کتاب العلم فصل 2 ص 27)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بغیر علم کے کوئی بات کہے اگر وہ اس کی بات درست ہو تو بھی غلط ہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ کہتا ہے۔ علم سے نہیں بلکہ اپنی رائے سے کہتا ہے۔ جب اس کا

فتوی اس شخص کے حق میں غلط ہوا جس پر اس نے لگایا ہے تو ضرور وہ فتوی اس پر لوٹے گا۔ چنانچہ مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل اول ص 403 میں ہے۔

«ایما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بہا احدہما۔»

یعنی جو اپنے بھائی کو کافر کہے تو دونوں میں سے ایک پر یہ کلمہ ضرور لوٹتا ہے۔ پس جب اس کے بھائی پر نہ لگا تو اس پر لگے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص168